اسلامی تحریکیں اور ادارے — تحریکات آزادی

کشمیری مسلمان سماجی و شناختی شعور

(مقالے میں کشمیری مسلمانوں کی تاریخ' اس میں مختلف طبقات' ڈوگرہ کے ہاتھ کشمیر کے فروخت کے اثرات اور ۱۹۴۷ء کے بعد مختلف شخصیتوں اور جماعتوں کے کردار کا ذکر ہے اور کشمیریوں کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کی پالیسیوں اور رویوں کو زیر بحث لانے کے بعد آخر میں اس کا نچوڑ جو نکالا گیا ہے' وہ چند الفاظ میں ذیل میں دیا جا رہا ہے)

کشمیری مسلمانوں کی کہانی نہ صرف بہت سے ماہرین کے لیے ایک معمہ ہے' بلکہ یہ خود کشمیریوں کے لیے بھی الجھاؤ کا باعث ہے۔ ان کی داستان طویل اور اتار چڑھاؤ سے بھرپور ہے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں نے ہی بھوک اور غربت کے مارے لاکھوں کشمیریوں کے مصائب کی قیمت پر دہشت کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے' اس سے وہ کچھ زیادہ احترام وصول کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ کہانی ابھی اپنے اختتام کو نہیں پہنچی۔ کشمیری عوام نفسیاتی نسل کشی کے جس اندیشے میں ۱۹۵۳ء سے دوچار چلے آ رہے ہیں' وہ جنگجوئیت کے چیلنج کے خلاف ہندوستانی حکومت کے حد سے بڑھے ہوئے ردعمل کے باعث بدقسمتی سے حقیقت میں تبدیل ہو چکا ہے۔

اور برصغیر کی تقسیم کے بعد دوسرے بڑے المیہ کو جس چیز نے عصر حاضر کے طربیہ میں بدل دیا ہے' وہ دہلی اور اسلام آباد کی وہ اختراع ہے' جس کے تحت انہوں نے کشمیریوں کی اپنی ثقافتی اور مذہبی شناخت کے تحفظ کی خواہش کو سیاسی رومانس کے ایسے بھنور میں ڈال دیا ہے' جو ہندوستانی سیکولرازم اور مسلم علیحدگی پسندی کے متحارب نظریات سے موجزن ہے۔

(محمد اسحاق خان)

☆☆☆☆

عالمی نظام نظریات — عصری مسائل

خود ہلاکتی کے دستے۔ معمول کی کارروائی پر(۳)

خودکشی پر آمادہ دہشت گردوں کو محض جنونی خیال کرنا سادہ لوحی پر مبنی ہے۔ دہشت گرد کی طرح جنونی کی اصطلاح بھی ہجویانہ ہے۔ اس کا اطلاق "افراد کے ذہن کی حالت ایسی پر ہوتا ہے' (جس کے تحت یہ افراد) دل کی گہرائی سے اپنے عقائد پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اس کے لیے قصور وار قرار پاتے ہیں"۔ اس طرح اصطلاح جنونی وضاحت کی بجائے ایک توصیفی عنوان ہے۔ خود ہلاکتی پر آمادہ دہشت گردوں کے اقدامات کو آتش بیاں اسلامی علماء سے منسوب کرنا بھی احمقانہ بات ہے۔ نابینا عالم شیخ عمر

عبدالرحمٰن جن کے تحت مصر کے صدر انور السادات کو قتل اور ورلڈ ٹریڈ میں دھماکہ کیا گیا' کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم خود ہلاکتی کے بم دھماکوں کو ایک نابینا روحانوی راہنما کی اندھی تقلید قرار دینا ان امکانات کو گھٹا کر پیش کرنے کے مترادف ہے' جو خود ہلاکتی پر آمادہ دہشت گرد آزادانہ اختیار کرتے ہیں۔

خود کشی پر آمادہ افراد دھماکہ خیز عقیدے کے حامل ہوتے ہیں' جس میں کوئی الہام نہیں ہوتا۔ انہیں اپنے پروردہ جذبات کے نکاس کے نئے راستے درکار ہوتے ہیں۔ یہ راستے تقلید کی صورت میں جذباتی یا دوسری صورت میں سیاسی ہو سکتے ہیں' جیسے کہ بیروت میں امریکی میرین کے خلاف یا ان دنوں اسرائیل میں ہو رہے ہیں۔

آج کے خود ہلاکتی کے بمباز تاریخ کا وہی عمل دہرا رہے ہیں' جو ۱۳ سو سال پہلے محمد کی وفات کے بعد پہلی دفعہ عمل میں آیا۔ پیغمبر کی وفات کے بعد ۴۰ سال کے عرصے میں کئی خلفا اقتدار کی راہ میں قتل ہوئے اور اسلام دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ قدامت پرست سینوں نے دنیوی راہنماؤں کو قبول کر لیا'جبکہ شیعوں کے نزدیک ان کے امام ربانی ہدایت سے سرشار اور محمد کی معصوم ذریت میں سے ہیں۔

مغربی کنارے اور غزہ کے علاقے میں بے بسی اور غصے سے لبریز نوجوان اسرائیلی قبضے کے خلاف گویا ریکروٹوں کا ایک لا متناہی سلسلہ ہے۔ یہ ریکروٹ صرف غریب طبقات سے ہی نہیں' متمول طبقوں سے بھی آ رہے ہیں۔ ان میں مغربی کنارے کی بیرزیت یونیورسٹی کے طالب علم اور گریجویٹ نوجوان ہیں' جنہیں حماس ریکروٹ بھرتی کرتی ہے۔ حماس کو مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کی ۲۰ لاکھ کی آبادی میں سے ۲۰ فیصد افراد کی حمایت حاصل ہے۔ بھرتی ہونے والے نوجوانوں کو مساجد اور مختلف تربیتی مراکز میں قرآنی احکامات اور شہادت کے بارے میں احادیث نبوی سے سرشار کیا جاتا ہے۔ ۱۲ سے ۱۷ سال کی عمر کے وہ نوجوان منتخب کیے جاتے ہیں' جن کے عزیز یا تو اسرائیلی فوج کے ہاتھوں مارے گئے' زخمی ہوئے یا اسرائیل کی جیلوں میں قید ہیں۔ نوجوانوں کے ذہنوں میں مذہبی تعلیمات کے علاوہ اسرائیل کے خلاف پراپیگنڈہ بھی بھرا جاتا ہے۔ انہیں اسلحہ کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے خاندانوں کی مالی سرپرستی کی ضمانت دی جاتی ہے اور بمبازوں کے خاندانوں کو حماس ایک ہزار ڈالر ماہانہ فراہم کرتی ہے۔ ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف اس کے علاوہ ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق خود ہلاکتی پر آمادہ نوجوانوں کی امداد کے لیے حماس کا بجٹ تقریباً ۷ کروڑ ڈالر سالانہ پر مشتمل ہے۔

اسرائیل کی انتقامی کارروائی سے تباہ کیے جانے والے گھروں کی جگہ حماس ان نوجوانوں کے اہل خانہ کو متبادل گھر بھی فراہم کرتی ہے۔ خود ہلاکتی پر آمادہ نوجوان براہ راست مسجد سے قرآنی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے روانہ ہوتے ہیں اور ان کی پسندیدہ آیت ہے "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے